# "مذہب اور ارضی وسائل کا استعمال"

"المجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیہ" (موسسہ اہل البیت) - "اُردن، اور "پاپائی کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کے باہمی اشتراک سے روم میں "مذہب اور ارضی وسائل کے استعمال" پر ایک کلوکیم منعقد ہوا (۱۸-۲۰ اپریل ۱۹۹۶ء)- دونوں اداروں کے باہمی اشتراک سے منعقد ہونے والا یہ پانچواں اجلاس تھا- دو اجلاس عمّان میں اور تین روم میں منعقد ہوئے ہیں- مؤسسہ اہل البیت کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین الاسد اور "پاپائی کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کے سربراہ کارڈینل اَرنزے کے خطابات کے علاوہ حسب ذیل موضوعات پر چھ مقالات پیش کیے گئے، ان میں سے تین مسلم نقطۂ نظر سے لکھے گئے تھے اور تین مسیحی نقطہ نظر کے حامل تھے-

- —— ارضی وسائل کے بارے میں اسلام اور مسیحیّت کا رجحان
- —— ارضی وسائل کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے اہل ایمان کا کردار
- —— خدا کی عطا کردہ نعمتوں کی منصفانہ تقسیم کے لیے اہل ایمان کا کردار

کلوکیم میں پوپ جان پال دوم کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا اور مؤسسہ اہل البیت کے سرپرست شہزادہ الحسن بن طلال نے "اسلام اور ماحولیات" کے حوالے سے ایک لیکچر دیا- مقالات، باہمی تبادلۂ خیال اور ورکنگ گروپوں کی رپورٹوں کی بنیاد پر آخر میں حسبِ ذیل سفارشات مرتّب کی گئی ہیں-

## ۱- پیداوار اور اِس کی تقسیم

اللہ تعالیٰ نے زمین اور اِس کے جُملہ وسائل سب کے فائدے کے لیے تخلیق کیے ہیں- ہم یقین رکھتے ہیں کہ زمین کے اندر اب بھی تمام بنی نوع انسان کے لیے خوراک مہیّا کرنے کے وافر ذخائر موجود ہیں، مگر ہم اس بات سے بھی واقف ہیں کہ بعض ترقی یافتہ ملک قیمت متوازن رکھنے کے لیے اشیائے خورو نوش اُس وقت روک لیتے ہیں، جب دُنیا کے بعض دوسرے ملکوں کے باسیوں کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہوتا- اِس صورت حال کے پیشِ نظر ہم اپیل کرتے ہیں کہ

—— قابلِ تجدید اور ناقابل تجدید دونوں قسم کے وسائل اس طرح مناسب اور ذمہ دارانہ طور پر استعمال کیے جائیں کہ ضروری معیار زندگی فروغ پا سکے- مسلمانوں اور مسیحیوں کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنی بھرپور لگن کا اظہار کرنا چاہیے کہ ارضی وسائل ذمہ دارانہ طور پر استعمال کیے جائیں-

—— پیداوار کے عمل میں شامل تمام لوگوں، اور بالخصوص کسانوں، کو تمام بنی نوع انسان کی ضروریات کے لیے اشیائے خورد و نوش پیدا کرنے میں اخلاقاً درست اور ماحول کے لیے مناسب ذرائع استعمال کرنے پر آمادہ کیا جائے۔

—— جو زمین ابھی تک زیرِ کاشت نہیں لائی جاسکی، انسانی زندگی کی بہتری کے لیے اُسے زیرِ کاشت لایا جائے۔ اس مقصد کے لیے مذہبی مالی ذرائع (اوقاف، زکوٰۃ اور کلیسیائی خیراتی سرمایہ) مہیا کیے جاسکتے ہیں۔

—— لازمی قدرتی ذرائع تک سب لوگوں کی رسائی کے لیے سیاسی کوششوں میں اضافہ کیا جائے، تاکہ سب کے لیے کم از کم (اور قابلِ قبول) معیارِ زندگی فراہم کیا جاسکے، کیوں کہ زندگی کے قدرتی ذرائع سے لوگوں کو محروم رکھنا غیر اخلاقی ہے۔

—— ارضی پیداوار میں اُن علاقوں، خطّوں اور ملکوں کو شامل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے جو غربت و افلاس اور بھوک کا شکار ہیں۔

## ۲۔ تحفّظ ماحول

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ تحفّظِ ماحول کے مسائل قومی اور علاقائی سرحدیں پار کر جاتے ہیں۔ ہم یہ اپیل کرتے ہیں کہ

—— عالمی ماحول کے تحفّظ کے لیے علاقائی اور بین الاقوامی تعاون کی بالعموم، اور جنوب - شمال تعاون کی بالخصوص حوصلہ افزائی کی جائے۔

—— حکومتوں پر زور دیا جائے کہ صنعتی سرگرمیوں پر کنٹرول کے لیے کوئی مناسب طریقِ کار وضع کریں اور خطرناک ناکارہ مواد کو ٹھکانے لگانے کا صحیح بندوبست کریں۔

## ۳۔ ماحول کی بربادی

جنگ اور جارحیّت سے انسانی اور قدرتی ذرائع کو جو بے پناہ نقصان پہنچتا ہے، اِسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم تمام ملکوں کے قائدین سے اپیل کرتے ہیں کہ

—— وہ اسلحے کی تیاری اور فروخت کم کریں، تاکہ ترقیاتی مقاصد کے لیے مالی ذرائع بچ سکیں،

—— بین الاقوامی قراردادوں کا احترام یقینی بنائیں، اور جارحیّت کی مذمّت کریں،

—— مسائل کے حل کے لیے ایسی بات چیت کو فروغ دیں جو منصفانہ اور پُرامن حل پر منتج ہو۔

## ۴۔ ترقی پذیر ملکوں کی مالی امداد

آج کی دُنیا میں بڑی حد تک ایک دوسرے پر انحصار کیا جاتا ہے، ہم یہ حقیقت تسلیم کرتے ہیں، اور جہاں تک یہ حقیقت خدائی مشیّت کے مطابق نوعِ انسان کی وحدت کا اظہار کرتی ہے، اسے ایک مثبت عنصر سمجھتے ہیں، تاہم اپیل کی جاتی ہے کہ

—— ترقی یافتہ ملک، ترقی پذیر ملکوں کو امداد دیتے ہوئے، اس طرح کی ناقابلِ قبول شرائط عائد نہ کریں کہ یہ ملک کوئی نیا خاندانی نظام اپنائیں جو بنی نوعِ انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق نہیں، یا کوئی ایسا سیاسی نظام اختیار کریں جو اُن کی روایات سے لگا نہیں کھاتا،

—— ترقی پذیر ملکوں کو ٹیکنالوجی کی منتقلی پر توجہ دی جائے،

—— ترقی یافتہ ملک ترقی پذیر ملکوں کے اس حق کا احترام کریں کہ اُنہیں اپنے خام مال کی قیمت متعین کرنے، اپنی رقم کہیں بھی جمع کرانے اور اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کا اختیار ہے۔

## ۵۔ بین الاقوامی قرضہ

گزشتہ دو صدیوں کے نوآبادیاتی دور کی تاریخ ذہن میں رکھتے ہوئے، نیز یہ حقیقت جانتے ہوئے کہ ترقی پذیر ملکوں کی تیار کردہ اشیاء کی قیمتیں اکثر ترقی یافتہ ممالک طے کرتے ہیں، ہماری اپیل یہ ہے کہ

—— ترقی یافتہ ملک رواں صدی کے خاتمے کو ترقی پذیر ملکوں کے بین الاقوامی قرضے منسوخ کرنے یا قابلِ لحاظ حد تک ان میں کمی کرنے کا ایک موقع سمجھیں،

—— ماحولیاتی تحفّظ کے تناظر میں ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ "ایک سودے" پر توجہ دی جائے، یعنی یہ ملک قرضے ختم کیے جانے کے بدلے قومی انتظامیہ یا تحفّظ ماحولیات کے لیے کام کرنے والی بین الاقوامی تنظیموں کی نگرانی میں قدرتی جنگلات کے لیے زمین الگ کریں۔

## ۶۔ ترقی پذیر ممالک کے قائدین کی ذمہ داری

ترقی پذیر ملکوں کے بارے میں ترقی یافتہ ملکوں کو اپنے فریضے کی بجا آوری پر آمادہ کرتے ہوئے، ہم اول الذکر ملکوں کے قائدین سے اپیل کرتے ہیں کہ

—— وہ اپنے عوام کے لیے صحیح ترجیحات کا تعین کریں،

—— دیکھیں کہ موجود ذرائع اور مالی وسائل دانش مندی سے استعمال ہو رہے ہیں،

—— سرکاری حکّام کی طرف سے بددیانتی، اور بالخصوص سرکاری سرمائے میں غبن جیسی خرابی ختم

کریں، ملک کے اپنے شہریوں کے اندر یا شہریوں اور غیر ملکیوں کے درمیان ہونے والی ایسی سازشوں پر نگاہ رکھیں جو ملک کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے نقصان دہ ہیں،
— مادرِ وطن سے حقیقی محبت کے ساتھ دیانت داری اور فعالیت کی مثال قائم کریں، اور اگر سیاسی انتخاب میں، کبھی شکست کا سامنا ہو تو اِسے فوراً تسلیم کر لیں۔

## ۷۔ تعلیم اور ماحول

"یونیسکو" کے مطابق ماحول کے حوالے سے تعلیم کو "ایک نئی اخلاقیات کی تخلیق میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ یہ اخلاق فطرت اور عظمت انسان کے احترام کے ساتھ زندگی کی بہتر شکل پیدا کرنے کے عزم پر مبنی ہوں گے اور زندگی کی یہ شکل مشترکہ طور پر سب کے لیے ہوگی۔" ماحول اور تعلیم کے اِس تعلق کو جانتے ہوئے ہم اپیل کرتے ہیں کہ
— والدین اِس معلّمانہ کام کی ذمہ داری اٹھائیں، بالخصوص مائیں جن پر زندگی کے ابتدائی برسوں میں بچے بنیادی اقدار سیکھنے میں زیادہ انحصار کرتے ہیں، خواتین ماحولیاتی مسائل پر زیادہ حسّاس ہوتی ہیں اور وہ بچوں کو زندگی میں متاثر کر سکتی ہیں،
— ہر سطح (نرسری، ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم) کے ادارے ماحول کا احترام سکھانے کا عمل جاری رکھیں،
— نجی تنظیمیں اِس بات کا احساس کریں کہ وہ صحیح رجحانات بنانے میں اہم تکمیلی کردار ادا کر سکتی ہیں،
— مسجدوں، چرچوں اور دینی اداروں کو چاہیے کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی کائنات کے تحفّظ کے لیے احساس پیدا کریں،
— ذرائع ابلاغ ماحولیاتی مسائل کو حسّاس طریقے سے پیش کرتے ہوئے تمام آبادی کی تعلیم میں حصہ لیں، اِس میدان میں بچوں میں شعور اجاگر کرنے کے لیے خصوصی پروگرام ترتیب دیے جائیں،
— حکومتیں خدمت عامہ کے اداروں کو اُن کی سرگرمیوں کے ماحولیاتی پہلو سے آگاہ کریں، تعلیمی اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں کو امداد مہیا کریں، ماحولیاتی مطالعے کے لیے مراکز قائم کریں، رائے عامہ بنانے کے لیے تقاریر کا اہتمام کریں اور احترامِ ماحول کے لیے ضروری اقتصادی اور قانونی اقدامات کریں۔ (ماب - عمّان، شمارہ ۲۰ بابت دسمبر ۱۹۹۶ء)